السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس عورت کا بچہ ابھی ایک ماہ کا ہے ۔ وہ روزہ رکھ سکتی ہے ۔ اور پھر اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟ اگر وہ روزہ نہیں رکھ سکتی ۔ تو وہ قضائی کب دے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(مُرضعہ ..بچے کو دودھ پلانے والی عورت کے بارے میں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے روزے ''وضع ''کردیئے ہیں ۔ ((اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ)) (الترمذی

جس کا متبادر معنی یہ ہے کہ حاملہ اور مرضعہ روزے نہ رکھیں ۔ رہی یہ بات کہ اس کی صورت کیا ہو؟ تو اس بارہ میں متعدد مذاہب امام ترمذی نے ذکر فرمائے ہیں ۔ امام اسحاق بن راہویہ کا مسلک یہ بیان کیا ہے، کہ وہ روزہ افطار کریں ۔ اور روزانہ ایک شخص کو کھانا دے دیا کرے ۔ اس صورت میں قضا کی ضرورت نہیں ۔ لیکن اگر وہ قضائی دینا چاہیں ۔ تو پھر کھانا کھلانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ ((وقال بعضهم يفطران ويطعمان ولا قضاء عليهما وان شا تتا فاقضنتا ولا اطعام عليهما وبه يقول اسحاق اه))

(شاہ ولی اللہ صاحب نے اس قول کو مناسب تر قرار دیا ہے، این قول تبطبیق اولا مناسب می نماید : مصفی شرح فارسی مؤطا ص ۲۵۱ ج ۱

دراصل یہ عورت کے حالات پر منحصر ہے، بعض عورتوں کو سال کے ہر حصے میں بوجہ حمل یا ارضاع روزہ رکھنا مشکل ہوتا ہے، ایسی عورتوں کو رمضان ہی میں فدیہ دے دینا چاہیے ۔ پس کافی ہے، لیکن کوئی عورت اگر سمجھے کہ وہ رمضان کے بعد سال کے کسی حصہ میں روزے رکھ سکے گی ۔ تو قضاء دینے کی کوشش کرنی چاہیے ۔ فدیہ کی ضرورت نہیں ۔ (الاعتصام لاہور جلد ۲۶ شمارہ ۱۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 117

محدث فتویٰ